ہفتہ | 27-دسمبر1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 289 | ہفتہ 25 شعبان-1418ھ 27 فتح 1376ہش 27 دسمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی خدمت اور خدا کی راہ میں وفاداری حقیقی نیکی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اس کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان دینے تک تیار ہو۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 502)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اول دروازہ جو کھلتا ہے، وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے، تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہوتی ہے، کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں! "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا، جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 459)

کامیابی کے ذرائع کے مطابق کام کرنے چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس میں آپ لوگوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ غور کریں کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ وہ ان ذرائع کے مطابق ہے یا نہیں جو خدا نے ہماری کامیابی کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اس کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا کام کیا ہے۔ نفس کی اصلاح کے لئے ان احکام پر عمل کرنا ضروری ہے کہ جن سے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن میں اس وقت ان فرائض کا ذکر نہیں کرنا چاہتا، جن کے بغیر کوئی (صاحب ایمان) ہی نہیں ہو سکتا، بلکہ ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو (اہل ایمان) کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے میرا سوال یہ ہے کہ جس فوج میں وہ داخل ہیں اس کا کام کر رہے ہیں یا نہیں اور یہ تو بتا چکا ہوں کہ اس فوج کا کام شیطان کے حملے کا دفعیہ اور (دین حق) کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ (دین حق) پر حملہ دلائل کے ساتھ ہو رہا ہے۔ (دین حق) میں نقص پیدا کئے جا رہے ہیں (دین حق) پر اعتراض اور شکوک پیش ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس وقت اس کا دفعیہ قلم اور زبان سے ہی ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے بعض باتیں ضروری ہیں۔ مثلاً جو لوگ قلم استعمال کرتے ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے مال خرچ کرنا چاہئے پھر زبان اس وقت تک چلائی نہیں جا سکتی۔ جب تک (مخالف) کے حالات سے آگاہی نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ (مخالف) کے اعتراضات سے واقفیت حاصل کی جائے اس کے بعد وقت خرچ کر کے قلم اور زبان سے خدمت (دین حق) ہو سکتی ہے۔ تو اس کام کے لئے مال قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت قربان کرنے کی ضرورت ہے اور علم کے حصول کی ضرورت ہے۔ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنا چاہئے اس لئے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ جو لوگ خدا کی طرف لوگوں کو بلاتے۔ اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ ابتلاء بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ چونکہ یہ میری باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے ان پر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو ان پر خواہ اپنے نفس کے یا رشتہ داروں کے یا اور لوگوں کے ذریعہ ابتلاء آنے ضروری ہیں۔ جن میں سے کچھ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور کچھ شیطان کی طرف سے خدا تعالیٰ کی طرف سے تو اس لئے کہ تا دنیا کو دکھائے۔ کہ یہ گو مغلوب اور کمزور تھا۔ لیکن غالب اور طاقتور ہو گیا ہے اور شیطان کی طرف سے اس لئے کہ ان باتوں میں پڑ کر اپنے اصل مقصد کو چھوڑ دے۔ اس لئے (ایمان والوں) پر ابتلاء ضرور آتے ہیں، لیکن جو ان میں ثابت قدمی دکھاتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا (۔) کہ جب ایمان ہوتا اور عمل صالح کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو سکھاتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ (صاحب ایمان) پر جب ابتلاء آتا ہے تو وہ کہتا

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ خاکسار کی خالہ زاد بہن مکرمہ ثریا قانتہ کو گرنے سے ریڑھ کی ہڈی پر شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
نسیم سیفی

تقاریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ رشیدہ منیر صاحبہ بنت مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس و پرنٹر روزنامہ الفضل کی شادی بہمراہ مکرم مرزا خالد محمود صاحب ابن مکرم مرزا محمد لطیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 21-دسمبر1997ء کو انجام پائی۔ اسی طرح عزیزہ مکرمہ کوکب منیر صاحبہ بنت مکرم قاضی منیر احمد صاحب کی شادی بہمراہ مکرم قاضی ندیم رشید صاحب ابن مکرم قاضی عبداللطیف صاحب لاہور اسی تاریخ کو انجام پائی۔ نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھا اور دعا کرائی۔ جس کے بعد ہر دو بچیوں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔
اگلے روز مورخہ 22-دسمبر1997ء کو مکرم مرزا محمد لطیف صاحب نے دارالنصر غربی ربوہ میں اور مکرم قاضی عبداللطیف صاحب نے گلشن پارک لاہور میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا۔
جملہ احباب سے ان رشتوں کے ہر جہت سے کامیاب ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16-جون 1997ء کو مکرم فہیم احمد فاروق صاحب لاہور کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو شامل ہے بچے کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مدثر احمد مباھل عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کا پوتا اور مکرم مرزا حمید احمد صاحب کا نواسہ ہے احباب کرام سے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
○ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-10-5 کو مکرم منصور احمد صاحب زاہد مربی سلسلہ غانا کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام نعمان احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد ناصر صاحب دارالعلوم غربی کا پوتا اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب ناصر آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

دعا بڑی چیز ہے! افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27 فتح 1376 ھش   27 دسمبر 1997ء

سردی کی شدت کے اثرات

تقریباً ہر روز کہیں نہ کہیں سے یہ خبر ملتی ہے کہ سردی کی شدت کی وجہ سے اتنے افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس علاقے میں رہنے والوں کی تعداد تو ہزاروں ہزار ہوتی ہے لیکن ان میں سے مرنے والوں کی تعداد صرف چند ایک اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ لوگ سردی کی شدت کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ حالانکہ سردی کی شدت تو اس علاقے میں سب لوگوں کے لئے ایک جیسی ہے۔ دوسرے لوگ زندہ وسلامت ہیں اور یہ چند ایک لوگ لقمہ اجل بن گئے ہیں۔ جب ہم یہ خبر سنتے ہیں تو ہمیں خیال یہ آتا ہے کہ دراصل سردی کی شدت کی وجہ سے یہ اموات واقع نہیں ہوئیں بلکہ ساز و سامان کی کمی کی وجہ سے۔ جن لوگوں کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہیں ہے۔ جن لوگوں کے پاس سردی کی شدت کو روکنے کے لئے موزوں لباس نہیں ہے۔ رہائش کی جگہ نہیں ہے۔ تاپنے کے لئے آگ میسر نہیں ہے۔ وہ ان لوگوں سے بالکل مختلف ہیں جن کے پاس یہ سب ساز و سامان موجود ہے۔ سردی کی شدت تو بے شک لوگوں کو متاثر کرتی ہے لیکن متاثر صرف اس حد تک کرتی ہے جس حد تک کسی کے پاس ساز و سامان ہے یا نہیں ہے۔ یہ لوگ جو سردی کی شدت کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں اگر ویسی ہی رہائش گاہوں میں زندگی بسر کر رہے ہوتے جیسی رہائش گاہیں دوسرے لوگوں کے پاس موجود ہیں اگر ان کے پاس ویسا ہی اوڑھنے کے لئے لباس ہوتا۔ اگر ان کے پاس گرمی پیدا کرنے والی چیزیں موجود ہوتیں تو یہ بھی یقیناً اسی طرح زندہ رہتے جس طرح باقی ہزار ہا لوگ زندہ رہے۔ اور جن پر سردی کی شدت نے یہ اثر نہیں دکھایا۔

پس اس میں تو کچھ شک نہیں کہ پہلی نگاہ سردی کی شدت کی طرف جاتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو سردی کی شدت اپنے اثرات پیدا کرنے کے لئے جن عناصر کے ساتھ وابستہ ہے ان کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر انتظامات اچھے ہوں ہر شخص کے پاس سردی سے بچنے کا اہتمام کرنے کا ساز و سامان ہو تو یہ اموات ان حالات میں بچائی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہی وہ بات ہے جس کی طرف عام طور پر نظر نہیں جاتی۔ جس کا عام طور خیال نہیں رکھا جاتا۔ ہم یہ سمجھ کر کہ سردی میں شدت آگئی ہے کچھ لوگوں کی اموات کو ایک ایسا واقعہ سمجھتے ہیں جس سے گریز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جو لامحالہ وقوع پذیر ہونا ہی تھا حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ بات دراصل یہ ہے جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ سردی چاہے کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو اگر سردی سے بچنے کے سامان موجود ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آخر سردی کسی ایک خاص مقام پر ہی تو نہیں پڑتی جب سارا شہر سردی کی لپیٹ میں ہوتا ہے تو سب لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ پھر اس شہر میں چند ایک لوگ کیوں لقمہ اجل بنیں۔

پس اس بات پر غور کرنا چاہئے اور اس بات پر توجہ دیتے ہوئے معاشرے کو ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ سردی سے بچنے کے لئے لوگوں کے پاس خاصے ذرائع موجود ہوں۔ گرمی کا بھی یہی حال ہے۔ گرمیاں آتی ہیں تو اس وقت بھی ہم یہی سنتے ہیں کہ کچھ لوگ گرمی کی شدت کی وجہ سے چل بسے۔ گرمی کی شدت کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کے اس گرمی سے بچنے کے اتنے سامان موجود نہیں جتنے ان لوگوں کے پاس ہیں جو زندہ رہے۔

پس آیئے ہم معاشرے کی اس بہت بڑی ضرورت کی طرف توجہ دیں۔ جس طرح ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا کوئی ہمسایہ بھوکا سوئے۔ ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا کوئی ہمسایہ سردی سے بچنے کے ساز و سامان سے محروم نہ ہو اگر ہم سب مل جل کر کوشش کریں تو ایسی اموات سے بچا جا سکتا ہے۔

بادل اب گھنگھور گھٹائیں بن کر چھانے والے ہیں
کب سے خالی ہے میخانہ' ساقی آنے والے ہیں
ناہنجار گذرگاہوں میں کانٹے بوتے رہتے ہیں
اپنی فصلیں دیکھ کے اب وہ اشک بہانے والے ہیں
جن کے پیار میں روز و شب رنجیدہ خاطر رہتا ہوں
مجھ کو بہلا بہلا کر وہ درد مٹانے والے ہیں

ابو الاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب- لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ربوہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی احساس غم واندوہ کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات سے جماعت احمدیہ عالمگیر عموماً اور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و اہالیان ربوہ بالخصوص ایک نہایت شریف النفس انسان ایک جہاندیدہ غیور زیرک اور معاملہ فہم رہبر اور ایک منکسر المزاج دعا گو بزرگ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی طبیعت میں جمال و جلال کا حسین امتزاج تھا۔ قدرت نے آپ کو قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ خدام سلسلہ کی ہر مشکل مرحلہ پر پدرانہ پیار کے ساتھ رہنمائی فرماتے اور حوصلہ دلاتے تھے۔ آپ کی صحبت میں گذرے چند لمحات بھی نیا جوش و ولولہ دے جاتے تھے۔

آپ نے قادیان کے پاکیزہ ماحول میں 1911ء میں آنکھ کھولی۔ صحبت صالحین نے آپ کی پرورش میں حسین کردار ادا کیا۔ بچپن جوانی اور پیری۔ تینوں ادوار میں نمایاں دینی خدمات کی توفیق پائی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ پھر مزید تعلیم کے لئے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں منتقل ہوئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اور گریجوایشن کی۔ اس طرح آپ اولڈ راوین تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اتھلیٹکس اور کھیلوں میں بھرپور حصہ لیا اور مختلف حیثیتوں میں خدام و انصار کو منظم طریق پر صحت جسمانی کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ دراز ہے جسے احاطہ تحریر میں لانا مشکل امر ہے۔ حضرت میاں صاحب کی قابل رشک خدمات موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے مہمیز کا کام دیں گی۔

حضرت میاں صاحب چار سال تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر فائز رہے اور اس کے ساتھ مہتمم صحت جسمانی اور مہتمم عمومی کے فرائض بجا لاتے رہے۔ مجلس انصار اللہ میں بحیثیت قائد تربیت اور قائد صحت جسمانی 13 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ بیس سال جلسہ سالانہ کے انتظامات میں مصروف عمل رہے اور سالہا سال تک نائب افسر جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی ادا کی۔ کئی سال لنگر خانہ نمبر1۔ کے ناظم بھی رہے۔

صدر انجمن احمدیہ میں 1962ء میں نائب ناظر کے طور پر خدمت کا آغاز کیا۔ اور پھر تادم واپسیں مختلف حیثیتوں میں عہد وفا کو نبھایا۔ چودہ سال صدر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ چھبیس سال ناظر اعلیٰ اور تیرہ سال امیر مقامی کے فرائض سر انجام دیئے۔ مذکورہ ہر سہ دور جماعت کی تاریخ میں طویل ترین عرصہ پر محیط ہیں۔ کسی بھی فرد کو اتنا لمبا عرصہ ان عہدوں پر فائز رہنے کا موقعہ میسر نہ آیا۔

آپ حضرت بانی سلسلہ کو حاصل ہونے والی بشارتوں کے بھی مورد تھے۔

1985ء تا 1996ء ماسوائے ایک سال صدر مجلس مشاورت پاکستان کی حیثیت سے شوریٰ کے کامیاب اجلاس منعقد کروائے۔ امیر مقامی کی حیثیت سے آپ نے تدبر اور حکمت کے ساتھ اہل ربوہ کی گرانقدر خدمات کیں۔ ہر مرحلہ پر منتظمین کی راہنمائی فرمائی اور حوصلہ بڑھایا۔ ان کے فہم اور فراست اور قوت فیصلہ سے ہر مشکل اور کٹھن معاملہ آسان نظر آیا۔ ہمدردی اور شفقت کا منفرد انداز ایک خصوصی جاذبیت رکھتا تھا جس سے ہر دل میں ان کے لئے ادب اور احترام موجزن ہے۔

10۔ دسمبر 1997ء کو یہ 86 سالہ جواں ہمت پیر خردمند بھرپور فعال زندگی گذار کر سب کو سوگوار کر کے اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔ دل غمگین ہے۔ آنکھ آنسو بہاتی ہے مگر ہم خدا کی رضا پر راضی ہیں اور رقت بھرے دل کے ساتھ اس کی درگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اے غفور و رحیم مالک دو جہاں ہم سے دور چلی جانے والی روح کو اس پر محبت لوری کے ساتھ اپنی آغوش رحمت میں لے لے۔

اے اطمینان یافتہ روح اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں آجا۔

ہم اپنے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ۔ اور دختران کرام اور جملہ افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

ہمارے جذبات ان عربی "اشعار سے ہمرنگ ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

ہائے افسوس ہم سے وہ لوگ بچھڑ گئے جو چراغ راہ اور سلامتی کے قلعے تھے۔ اور آباد شہر تھے۔ باران رحمت تھے اور کوہ وقار تھے۔ اور مجسم بھلائی۔ امن اور سکون تھے۔ اب سارے انگارے ہمارے ہی دل میں ہیں۔ اور سارے پانی ہماری ہی آنکھیں ہیں۔

ہم ہیں غمگین و غمزدہ
صدر عمومی و اراکین مجلس عاملہ
و صدصوان محلہ و حلقہ جات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مبارکہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد کینیڈا

حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب

اللہ تعالیٰ نے میرے دادا جان حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب کے لئے نہایت فرشتہ صفت نیک سیرت عاشق کلام الٰہی اور اپنے وقت کی مشہور عالمہ کو ان کی شادی کے لئے چنا آپ کی رفیقہ حیات کا نام حضرت حافظہ زینب بی بی صاحبہ تھا آپ حافظہ تھیں اور آپ کے والد صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ کے اولین رفقاء میں سے تھے جن کا نام حضرت حافظ مولوی احمد دین صاحب آف چک سکندر تھا حضرت بانی سلسلہ نے ان کا نام بھی انجام آتھم میں خصوصی رفقاء کی لسٹ میں نمبر 202 پر درج فرمایا ہے۔ یہ بھی بلند پایہ کے بزرگ تھے اور بیٹی کی تربیت نہایت اچھی‘ دینی ماحول میں کی تھی اور چاہتے تھے کہ میری بیٹی کے لئے کوئی نیک انسان کے اللہ تعالیٰ سامان فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت دادا جان کے عقد میں آنے کے بعد دونوں میاں بیوی کو ایک ہی لگن تھی دینی دنیاوی لحاظ سے چونکہ ہم آہنگی تھی اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ بی بی صاحبہ نے کلام الٰہی کے درسوں کا سلسلہ جو شروع کیا تو نسلوں تک ہی جاری رہا لوگ جوق در جوق اسی گھریلو درسگاہ میں آتے اور فیضیاب ہوتے۔ خاوند اگر بیت الذکر میں درس دے رہے ہوتے تو بیوی صاحبہ سارے گھریلو ماحول میں عورتوں اور بچیوں کو کلام الٰہی کے نور سے منور کر رہی ہوتیں غرضیکہ ایسا پاک جوڑا تھا کہ کم مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ اس نیک جوڑے نے آئندہ نسلوں کو بھی اسی راہ پر لگا دیا اور خود مشعل راہ بنے۔ خلق خدا کی ہمدردی اور محبت دونوں میں بدرجہ اتم موجود تھی غریبوں کی ہر طرح مدد کرنے والے اور خدا کا ہر حال میں شکر کرنے والے تھے۔ ہر مشکل میں جب بھی خدا کے در کو کھٹکھٹایا قبولیت دعا کے عجیب واقعات دیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بچے عطا فرمائے تین بیٹے اور دو بیٹیاں جنہوں نے اپنے والدین کے نیک نمونہ سے ایسا رنگ پکڑا کہ پانچوں بہن بھائی اپنے والدین کے رنگ میں رنگین ہوئے ان کے نیک اطوار اور حسن اخلاق اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی وجہ سے بڑے بڑے افسر بھی گرویدہ ہو جاتے امامت سے سب کو عشق تھا دادا جان کی سب سے بڑی اولاد میرے ابا جان حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر و امیر جماعت کھاریاں تھے۔ جو خود سنایا کرتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ جب جہلم تشریف لائے تو میں جہلم چلا گیا ابھی بچے ہی تھے مگر حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اپنے والد صاحب کے رنگ میں رنگین تھے والدین سے محبت جزو ایمان تھی اس قدر والدین کی عزت اور اطاعت کرتے تھے کبھی زندگی میں ان کا کوئی کہنا نہ ٹالا اور ہمیشہ گھر میں جب بچوں میں بیٹھتے اپنے والد بزرگوار یعنی میرے دادا جان کی یادیں بیان کرنا اور اپنے دل کی محبت کا اظہار ایسے کرنا گویا ان کے والد صاحب کی وفات ابھی ہوئی ہو۔ ہمیشہ کہتے کہ مجھے سب کچھ میرے والدین کی دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل ہوا ہے۔ بڑے دعاگو اور متوکل انسان تھے بنی نوع انسان کی ہمدردی اس قدر دل میں جاگزیں تھی کہ جب تک کھاریاں اور آس پاس کے گاؤں والوں کا حال نہ دریافت کرتے چین سے نہ سوتے۔ اگر کوئی بھوکا یا بیمار ہوتا تو اس کی دل و جان سے تیمارداری و مدد کرتے اور دعا بھی بہت کرتے۔ اکثر دعا فرماتے کہ یا خدا تو اس پر بھی رحم کرتا ہے جو تیری مخلوق پر رحم کرتا ہے اور اکثر ابو بن ادھم کی نظم کے یہ شعر پڑھتے رہتے کہ "الٰہی میرا نام بھی مخلوق خدا کی بھلائی کرنے والوں میں لکھ لے" سحری کے وقت اٹھ کر سوز و کرب سے دعائیں مانگتے کہ ساتھ والے مکان والے سنتے تو کہتے کہ سحری کے وقت بھائی صاحب کی درد میں ڈوبی آواز دل کھینچ کر لے جاتی ہے۔ پھر بھی اکثر فرماتے کہ میں عبادت کا صحیح حق نہیں ادا کر سکتا۔ محکمہ تعلیم میں چونکہ ہیڈ ماسٹر تھے اپنی ملازمت کا بہترین وقت دیگر اساتذہ اور شاگردوں کے ساتھ گزارا اور سب سے بے حد محبت و احسان کا سلوک رکھتے۔ خدا تعالیٰ کے بے انتہا شکر گزار بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انتہائی کامیاب زندگی عطا فرمائی او بے شمار فضلوں سے نوازا تھا۔ ہر ہر لقمہ پر اونچی آواز میں شکر بجالاتے ہم بچے تھے اس وقت اور ابھی وہ شکر کے کلمات کان میں گونجتے ہیں۔ بعض دفعہ سائیکل پر جارہے ہوتے اور خدا کے فضلوں کو یاد کرتے ہوئے وہیں سائیکل کھڑی کر کے زمین پر سجدہ شکر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ سکول میں اساتذہ اور شاگرد اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے متاثر رہتے اور جب ایک سکول سے دوسرے سکول میں تبدیلی ہوتی تو سارا سکول ان کی یاد میں نظمیں کہتا اور روتے ہوئے رخصت کرتا۔

حضرت مولوی صاحب کے دوسرے فرزند۔ مولوی سعد الدین صاحب تھے جو نہایت وجیہ اور لائق انسان تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں بھی باپ کی طرح دین سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اس لئے دین داری اور تقویٰ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کی اعلیٰ مثال تھے اور چھوٹے بڑے سب پر یکساں شفقت فرماتے آواز بے حد اچھی تھی اور تلاوت اس قدر خوش الحانی سے کرتے کہ ہندو اور سکھ بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہ رہتے۔ خدمت دین کا بے حد شوق تھا اور جب کبھی چھٹی پر کھاریاں تشریف لاتے تو بیت الذکر میں ساری جماعت اکٹھی ہو جاتی اور خطبہ اور درس کا سلسلہ شروع کر دیتے اسی طرح بابرکت مہینہ میں خاص چھٹی لے کر آتے اور درس خود دیتے اور اعتکاف بیٹھتے اور لوگ اپنی حاجات بیان کر کے دعا کے لئے کہتے۔ اپنی پہلی اولاد کو دین کے لئے وقف کر دیا اور ارادہ کیا کہ اس کو ڈاکٹر بنا کر جماعت کے آگے پیش کروں گا۔ ان کے بڑے بیٹے کا نام ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب تھا ابھی میڈیکل کالج میں داخلہ ہی لیا تھا کہ باپ اللہ کو پیارے ہو گئے اور ڈاکٹر صاحب نے باپ کی خواہش کے عین مطابق ڈاکٹر بن کر زندگی وقف کی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی باپ کی وفات کے بعد شفقت کا ہاتھ سر پر رکھا پہلی تقرری فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوئی اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر افریقہ تشریف لے گئے اور "کانو" نائیجریا میں احمدیہ ہسپتال کا اجراء کیا جس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اتنا بڑھایا کہ دو ہسپتال بن گئے ہاتھ میں خدا کے فضل سے شفاء تھی اور نائیجیرین قوم کی روحانی اور جسمانی شفا کا باعث بنے بیس سال تک وہاں کام کیا اور دوران وقف ہی باپ کی عمر کو پہنچ کر راہی ملک عدم ہوئے۔ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو بھی ڈاکٹر بنایا اور انہوں نے بھی زندگی وقف کی اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

حضرت مولوی صاحب کے تیسرے فرزند ڈاکٹر کریم الدین صاحب تھے جو کہ بہت نیک اور عابد و زاہد انسان تھے۔ بہت ہی باحیا تھے اور پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے اپنے بزرگوں کی طرح غریبوں کی ہمدردی اور بیماروں کی مدد ان کے اعلیٰ خلق تھے۔ عین جوانی کے عالم میں چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر چند دن کی بیماری کے بعد وفات پا گئے وفات سے قبل خدا نے ان کو جنت کی خبر دے دی تھی جو انہوں نے اپنی بڑی بہن اور والدہ جو قریب ہی تھیں انہیں بتا دی اور ساتھ ہی کہا کہ "میرا حساب کتاب صاف ہے میں نے کبھی رشوت نہیں لی" دوسرے دن وفات ہو گئی اور اپنی بیوہ کے علاوہ چھ چھوٹے بچے چھوڑے۔

حضرت مولوی صاحب کی بڑی بیٹی کا نام محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ تھا ان کی شادی حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف سماعیلہ کے ساتھ ہوئی تھی سسرالی رشتہ داروں میں سے اکثر غیر احمدی تھے انہوں نے اپنے حسن سلوک سے سب کو اپنا گرویدہ کر لیا والدین کی طرح اپنے گھر میں بھی درس جاری کر لیا گاؤں اس وقت جہالت کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا مگر (حضرت پھوپھی جان جو بعد میں میری ساس بھی بنیں) رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئی ہمدردی خلق تو خون میں رچا بسا تھا اپنے کیا اور غیر کیا ایسے محبت بھرے جذبات سب کے لئے رکھتیں کہ گھر میں لوگوں کا تانتا بندھا رہتا دیسی علاج کی ماہر تھیں جڑی بوٹیاں اور دیسی دوائیاں ہر وقت مہیا رکھتیں اور بروقت امداد کرتیں سارا گاؤں بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھتا بھوکوں کو کھانا کھلانا اجڑے ہوؤں کو بسانا‘ ناراضگیوں والوں کو راضی کرنا بیماروں کا دوا دارو کرنا بیمار پرسی کرنا اور ساری ساری رات جاگنا ہمسائیوں کی خبر گیری کرنا‘ یتیموں کو پالنا‘ بیوہ کو ہر قسم کی امداد دینا اور دینی دنیاوی مشوروں سے نوازنا ایسے اوصاف تھے کہ چھوٹی عمر میں ہی بزرگی اختیار کر لی اور بے حد عزت اور محبت سارے سسرالی گاؤں سے پائی۔ لوگ گھریلو تنازعات مشوروں کے لئے حاضر ہوتے اور مشورے پر عمل کر کے راہ راست پر آجاتے اور دعائیں دیتے غرضیکہ اپنے عمل سے گاؤں میں دعوت الی اللہ کا موجب بنیں مرکز سلسلہ سے مربیان کرام آتے تو گھر پر ٹھہراتیں اور مہمان نوازی کر کے ثواب دارین سے حصہ پاتیں۔ ہمیشہ لجنہ کے اجلاس اپنے گھر پر کرواتیں اور ان کے اچھے اخلاق کی وجہ سے کثیر تعداد میں غیر از جماعت مستورات اجلاسوں میں شرکت کرتیں۔ اپنے میاں کا نام بھی اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ روشن کر دیا۔ کلام الٰہی پڑھنے والے ہر وقت دن میں آتے رہتے وفات کے وقت تین کے قریب بچے ان سے کلام الٰہی پڑھنے والے تھے۔ اپنے رشتہ داروں سے بڑھ کر غیر از جماعت رشتہ داروں کے ساتھ تعلق نباہتیں اور فخر محسوس کرتیں جلسہ سالانہ پر ساتھ لے جاتیں اس طرح کئی خاندان ان کی وجہ سے احمدیت کی آغوش میں آئے۔ مکرم و محترم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ انہی کوششوں کا پھل ہیں آگے ان کے بیٹے بھی انور طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ اور میرے اپنے بڑے بیٹے جو میری پھوپھی ساس کے بڑے پوتے ہیں مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے سلسلہ میں واشنگٹن میں خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں بے انداز برکت ڈالے صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے (آمین)

حضرت مولوی صاحب فضل الدین صاحب کی چھوٹی بیٹی کا نام غلام ہاجرہ صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ہے۔ سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں اور باپ کے ساتھ بے حد محبت تھی اور سیرت اور صورت بھی باپ پر گئی تھی۔ حضرت پھوپھی جان غلام ہاجرہ صاحبہ خود فرماتی تھیں کہ حضرت والد صاحب آخر شب کی عبادت کے لئے اٹھتے تو میری آنکھ کھل جاتی اٹھتے وقت جو بھی دعا والد صاحب کی زبان پر ہوتی وہ مجھے یاد ہو جاتی بچپن کا زمانہ تھا اور حافظہ بھی تیز تھا وضو کرتے وقت بھی والد صاحب کی زبان دعاؤں کے ورد سے تر رہتی اور پھر آخر شب کی عبادت میں اپنے رب کے حضور گریہ و زاری کرتے اور جو جو دعائیں وہ پڑھتے مجھے یاد ہو جاتیں قصیدہ شرح بھی والد صاحب پڑھتے اور مجھے سن کر ہی یاد ہو گیا۔ گھر میں چونکہ دینی ماحول تھا احمدیت اور خدا کے پیار کے علاوہ گھر میں نہ کچھ دیکھا نہ سنا تو طبیعت میں دین کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جلسہ پر قادیان جانا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور افراد خاندان سے ملاقاتیں کرنیں حضرت اماں جان کی صحبت میں بیٹھنا خاص ازدیاد ایمان کا باعث بنتا۔ ایک دن اپنے والد بزرگوار سے کہہ دیا کہ "ابا جان! میں اپنی زندگی وقف کرنا چاہتی ہوں آپ حضرت امام جماعت الثانی کو لکھ دیں" والد صاحب نے حضرت صاحب کو لکھ دیا تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس کی شادی کسی ایسے نیک آدمی سے کر دیں جو خود بھی خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو تا کہ دونوں مل کر خدمت دین کریں۔ پھوپھی جان فرماتیں تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے جوانی کے عالم میں بھی کبھی کپڑے اور زیور کا شوق نہیں تھا لگن تھی تو صرف خدمت دین کی تھی۔ پھوپھا چوہدری فضل الٰہی صاحب بہت صاحب جائیداد تھے دادا جان کے تربیت یافتہ تھے پہلی شادی ہوئی تھی مگر اولاد نرینہ نہ تھی انہوں نے رشتہ کے لئے ابا جان مولوی عبد الرحمان صاحب سے درخواست کی جب دادا جان کو علم ہوا تو سخت خفا ہوئے کہ فضل الٰہی کی تو پہلی بیوی اور بچیاں موجود ہیں میں کیسے اپنی بیٹی دے سکتا ہوں اور رشتہ دینے سے انکار کر دیا جس پر فضل الٰہی صاحب افسردہ ہو گئے پھر اپنی پہلی بیوی رحمت بی بی صاحبہ سے درخواست کی کہ میں صرف اولاد نرینہ کے لئے شادی کرنا چاہتا ہوں اور کوئی وجہ نہیں مولوی صاحب کی لڑکی دیندار ہے اور مولوی صاحب کی اپنی برکت ایسی ہے کہ میں اس میں حصہ دار بننا چاہتا ہوں تم جب تک مدد نہ کرو گی میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ وہ بیوی بھی بڑی سعادت مند اور نیکی کا مجسمہ تھی کہ پہلے تو صدمہ لگا مگر خاوند کی ایسی فرماں بردار کہ اف تک نہ کی اور ہمارے دادا جان کے پاس جا کر خود خاوند کے لئے رشتہ طلب کیا اور ساتھ ہی کہا کہ مجھے اپنے خاوند کا پتہ ہے وہ ضرور دونوں میں انصاف کرے گا۔ ان کی درخواست کے بعد دادا جان نے اللہ سے دعا کی اور اطمینان ہونے کے بعد رشتہ کر دیا۔ جوانی میں عورتوں کو زیور اور کپڑے کا شوق ہوتا ہے مگر حضرت پھوپھی جان کو جوانی میں بھی ان چیزوں سے کوئی رغبت نہ تھی زیور جو انہیں اپنے میکے اور سسرال سے ملا اسے فروخت کر کے کچھ حصہ وصیت ادا کر دیا اور کچھ کی تھوڑی زمین خرید لی تاکہ اپنی آمد میں سے خود ہر ماہ باقاعدہ چندہ ادا کر سکیں اور کبھی یہ خیال دل میں نہ آئے کہ خاوند کی کمائی سے چندہ دیتی ہوں پھر ساری زندگی ایک ماشہ بھی زیور نہ بنوایا اور نہ کبھی دل میں خواہش پیدا ہوئی بلکہ اپنی ذاتی آمدنی کو چندہ کے لئے وقف کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے چوہدری فضل الٰہی صاحب کی دیرینہ آرزو کو پورا کیا اور پہلی بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا جس کا نام عطاء الٰہی رکھا گیا پھوپھی جان نے یہ بچہ وقف کر دیا بھائی عطاء الٰہی نے جامعہ احمدیہ پاس کرنے کے بعد مولوی فاضل بھی پاس کر لیا مگر زندگی نے وفا نہ کی اور عین جوانی کے عالم میں جوان بیوہ (جو میری نند اور پھوپھی ساس صاحبہ کی چھوٹی بیٹی تھی) اور دو چھوٹے شیر خوار بچوں کو چھوڑ کر اللہ کو پیارا ہو گیا یہ ہمارے خاندان کے لئے بہت صدمہ تھا خصوصاً پھوپھی جان کے لئے تو صدمے کا پہاڑ تھا مگر صبر ایسا دکھایا کہ اف تک نہ کی بلکہ یہی کہا کہ جا بیٹے ا تو تو پہلے میری طرف سے خدا کے لئے وقف تھا اب اپنے خدا کی رضا کی جنتوں میں رہ۔ میں تو اپنے رب کی رضا میں راضی ہوں کوئی بے صبری کا لفظ نہ نکلا کہ جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ لوگ دیکھ کر کہتے کہ یہ کیسی ماں ہے کہ بیٹے کی وفات کا پہاڑ جیسا صدمہ اس کو نہیں ہلا سکا مگر ماں آخر ماں ہوتی ہے اگر روئی تو اپنے رب کے حضور، مدد اور صبر اسی سے مانگا۔ لوگوں کے آگے کوہ وقار بنی رہیں۔ مگر چند دن میں صحت پر ایسا اثر پڑا کہ دیکھتے دیکھتے رنگ بدل کر بالکل سیاہ ہو گیا جو کبھی اپنی اصلی حالت پر واپس نہ آیا۔ جماعت اور امام جماعت الثانیؒ کا درد ان سے برداشت نہ ہوتا تھا ساری زندگی صدر لجنہ اماء اللہ کھاریاں رہیں مرکز سلسلہ سے کوئی حکم آتا فوراً خود نکل کھڑی ہوتیں اور گھر گھر جا کر عمل کرواتیں۔ جلسے اجلاس خود اپنے گھر کرواتیں اور سارا سارا دن بچوں کو کلام الٰہی پڑھاتیں اور خود پڑھتی رہتیں جب کبھی جماعت پر مشکل وقت آتا ساری جماعت کی عورتوں کو کبھی گھر پر جمع کرواتیں اور کبھی بیت الذکر میں اور اشراق کے نوافل رو رو کر ادا کئے جاتے۔ جماعت کی ایسی تربیت کی کہ جماعت کی جوان لڑکیوں کے دل میں خدا کا پیار جاگ اٹھا اور بابرکت مہینہ میں جہاں خود اعتکاف بیٹھتیں وہاں ینگ لجنہ حتیٰ کہ ناصرات کی بچیاں بھی دعاؤں کے شوق میں بوریے بستر اٹھا کر بیت الذکر میں ڈیرا ڈال دیتیں۔ رسومات کے سخت خلاف تھیں خلاف دین کام کی شروع سے ہی بیخ کنی کرتیں اور سختی سے اس پر کاربند رہنے کی تلقین کرتیں اور کوئی بھی ان کی کسی بات یا تربیتی لحاظ کی سختی کا برا نہ مانتا لوگ جوق در جوق ان کے گھر آتے اور اپنے گھریلو مسئلے مسائل کے سلسلہ میں مشورے لیتے بہت صائب الرائے تھیں ہمیشہ احکام الٰہی کو مدنظر رکھتیں اور دنیا کی پرواہ نہ کرتیں اور ایسا مشورہ دیتیں جو دینی دنیاوی دونوں لحاظ سے موزوں ہوتا۔ اپنے گھر کا کچھ حصہ بیت الذکر کے لئے وقف کر دیا اور ایک چھوٹی کھڑکی لگوالی تاکہ باجماعت عبادت ہمیشہ بیت الذکر میں ادا ہو جب تک صحت رہی اور چل پھر سکتیں تھیں اپنا زیادہ تر ڈیرہ بیت الذکر میں رکھتیں اپنی اولاد کی تربیت بھی اپنے عمل سے نیک نمونہ پر کی۔ اولاد بھی اپنی والدہ کا بے حد احترام کرنے والی ملی۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں بیٹیاں دونوں واقف زندگی دامادوں سے بیاہیں تینوں بیٹے اپنی زندگی میں بیاہے اور اولادیں دیکھیں ان کی وفات کے بعد ان کے ایک بیٹے وفات پا گئے ایک دو بیٹے بفضل خدا بقید حیات ہیں اور جماعت کا نمایاں کام کرنے والے ہیں۔ پہلے بیٹے چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ کھاریاں اور دوسرے بیٹے چوہدری سعید الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کولون مغربی جرمنی ہیں یہ میرے دادا جان دادی جان کی دعاؤں کے پھل ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ہمیشہ نیک وجود پیدا کرتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے ان کو اپنے بزرگ آباء اجداد کے نیک نمونہ کو اپنانے اور عمل کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے خدمت دین ان کا شیوہ ہو اور امامت اور احمدیت پر سچا ایمان اور دلی محبت ہو خدا کا پیار حاصل کرنے والے بنیں اور اس کی رضا کو ہمیشہ مقدم جانیں۔ آمین ثم آمین۔

OOO

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نقد و نظر

پروفیسر مبارک احمد عابد

بہارِ جاوداں

"بہار جاوداں" محترم محمد ابراہیم صاحب شاد کا مجموعہ کلام اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ 284 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی کتابت و طباعت عمدہ اور نفیس ہے۔ کاغذ سبز حاشیے سے مزین اور دبیز و جمیل ہے سرورق پر پھول اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ اور یہ جاذب نظر ہے۔ محترم شاد صاحب کا کلام پڑھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ ایک کہنہ مشق شاعر ہیں اور ان کی شاعری کا تجربہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔ فن کی پختگی رفتہ رفتہ ان کی شاعری کو سنوارتی اور نکھارتی رہی۔ جماعت احمدیہ کے اکثر اخبارات و جرائد میں شائع شدہ ان کا کلام (جو اس مجموعہ میں بھی شامل ہے) اس بات کا غماز ہے۔ اکثر اشعار میں محترم شاد صاحب کا فن بتدریج نکھرتا ہے اور سنورتا نظر آتا ہے۔ ؎

ساقی تری شراب نے مست الست بنا دیا
روز ازل سے آج تک اترا نہیں خمار ابھی
ہر اک ہوا ہے آپ کی الفت کا مدعی
ملتا نہیں جہاں میں کوئی نامہ بر مجھے
ہو گئے بے کیف سب محفل پریشاں سی ہوئی
جو شہ خوباں کے مستانے تھے مستانے رہے

شاد صاحب کی ایک نظم تو ایک طویل مدت سے جماعتی ترانہ کے طور پر قریہ قریہ اور نگری نگری اپنی دھوم مچا رہی ہے۔ اور ہمارے خیال میں جماعت کی چند مقبول ترین نظموں میں سے ایک ہے۔ یعنی وہ نظم جس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔ ؎

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے

شاعر کی قدرت کلام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مختلف اصناف میں اپنا کلام نہایت مہارت اور چابکدستی سے پیش کیا ہے۔ غزل، حمد، نعت، مثنوی رباعی غرضیکہ اکثر اصناف سخن میں انہوں نے طبع آزمائی کی۔ اور کامیاب رہے۔ نغمہ وحدت کے نام سے ایک ہی بحر اور ردیف قافیہ میں ان کی چھ سات نظمیں ان کی قادر الکلامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

شاد صاحب نے اپنی شاعری کو اپنے جذبات، احساسات اور اعتقادات کا آئینہ بنایا ہے۔ مقصدیت کا یہ عنصر ان کی پوری شاعری میں نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً یہ اشعار دیکھئے۔ ؎

آرزوئے شاد ہے آقا یہی
جان تجھ پر ہو فدا تجھ پر سلام
زر و مال و منال دنیوی اس رہ میں حائل ہیں
اگر مولیٰ سے ملنا ہے بڑھاؤ اتقا اپنا
علم بلند کریں دیں کی فتح و نصرت کا
وہی تو صاحبِ فوز المرام ہوتے ہیں

طرز تغزل میں بھی انہوں نے رنگ بھرا ہے اور اپنے دل کی بات کو بڑی فصاحت و بلاغت سے قارئین تک پہنچایا ہے۔ یہاں ان کا اشہبِ قلم نئے نئے نقش اجاگر کرتا ہے۔

قدم قدم پہ تری یاد میرے ساتھ رہی
ترے ہی نام سے ہر امر انتساب ہوا
ان کی آمد کے سے خوب سہانے ہوں گے
بالیقیں عید سے پُرکیف زمانے ہوں گے
شب سیاہ مقدر کی روسیاہی میں
تڑپ تڑپ کے کسی کو بلا کے دیکھ لیا

ان کا قلم جہاں اپنے بیٹے محمد الیاس عارف (راہ مولا میں جان دینے والے) کی دائمی فرقت سے سوز و گداز کی بزم غم میں نوحہ کناں ہے۔ وہاں اپنے پیارے امام کی نقل مکانی اور فرقت پر بھی تڑپ تڑپ کے صدا دیتا ہے۔

خاک ہے زندگی جو زندگی بن یار کٹے
اس سے بہتر تھا کہ ہم خاک درِ جاناں ہوتے
زندگی کا لطف کیا اے دلستاں ترے بغیر
مضطرب دل کو قرار آئے کہاں ترے بغیر
لگی ہوئی ہیں تری رہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

اس قسم کے سینکڑوں اشعار شاعر کے دل مہجور اور بے قرار خواہشوں کے آئینہ دار ہیں۔ خلوص کی آنچ اور جذبہ کی شدت ان کے ہر شعر میں موجزن ہے۔

زبان بالعموم سادہ اور انداز بیان سہل ہے۔ جو عام قارئین کے لئے پرتاثیر ہے۔ زیادہ تر موضوعات مذہبی عقیدت کا اظہار ہیں اس لئے دل سے نکلے ہوئے مرادوں کے پھول ہیں۔ جو بہار جاوداں لئے شاعر کے چمنستان سخن کو مہکاتے رہیں گے۔ اور شاعر کے یہ گلہائے عقیدت شاداب جذبوں کی آبیاری کرتے ہوئے ہمکاتے رہیں گے کہ

ترے حضور میں حاضر ہیں سر جھکائے ہوئے
دل و نظر میں محبت کی لو لگائے ہوئے
بصد خلوص بصد عجز پیش خدمت ہیں
"دعا۔ سلام" کا ہدیہ جو ہم ہیں لائے ہوئے
وفا کے عہد کو ہم عمر بھر نبھائیں گے
چلیں گے راہِ وفا پر قدم اٹھائے ہوئے

OOO

میں تمام جماعتوں سے کہتا ہوں کہ جماعت کی صحیح تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سست اور غافل ہو جاتا ہے تو وہ طاعون کے کیڑے سے زیادہ جماعت کے لئے زہریلا اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ کیونکہ طاعون کے کیڑے کا زہر اس قدر نہیں پھیلتا جس قدر ایسے شخص کا زہر پھیلتا ہے۔ پس ایک آدھ آدمی کی سستی کو بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری سعید طاہر- اسلام آباد

مشروم MUSHROOM

عام پودوں سے مختلف چھتری نمانباتات جو عموماً بارش کے بعد مختلف جگہوں پر اگی ہوئی نظر آتی ہے جسے اردو میں کھمبی یا سانپ کی چھتری کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انگریزی میں مشروم (Mushroom) کہتے ہیں مشروم. کا فنجائی (Fungi) کے گروہ سے تعلق ہے جس میں عام پودوں کی طرح سبز مادہ کلوروفل جن سے پودے سورج کی روشنی میں اپنی خوراک تیار کرتے ہیں نہیں ہوتا بلکہ یہ اپنی خوراک اپنے خامروں (Enzyme) کی مدد سے حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ اس میں کلوروفل نامی سبز مادہ موجود نہیں ہوتا اس لئے اسے سورج کی روشنی کے بغیر کمرہ کے اندر اگایا جاتا ہے۔ مشروم کی مشہور اقسام آسٹر مشروم، بٹن مشروم اور چائینیز مشروم ہیں۔

تاریخی پس منظر:- مشروم کو زمانہ قدیم میں مذہبی اور روحانی حیثیت حاصل رہی ہے اور ماضی میں یہ شان و شوکت کے اظہار کا ذریعہ بنی رہی قدیم مصری تہذیب میں مشروم کو بطور لطیف غذا کے صرف شہنشاہوں تک محدود رکھا گیا جبکہ قدیم روسیوں نے اسے دیوتاؤں کی خوراک کا نام دیا نیز وہ مشروم کی ایک خاص قسم بولیٹس (Boletus) کو اس حد تک متبرک سمجھتے تھے کہ اسے پکانے کے لئے صرف مخصوص برتن استعمال کرتے تھے اور ایسے برتنوں میں مشروم کے علاوہ کوئی اور چیز ہرگز نہیں پکائی جاتی تھی دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اگر کسی معزز شخص کی خدمت میں مشروم پیش کرتے تو غلام کی بجائے کسی دیگر معزز شخص کے ذریعہ ہی بھجوائی جاتی۔

غذائی اہمیت:- مشروم کی تمام اقسام پروٹین، معدنیات اور وٹامنز سے بھرپور ہوتی ہیں۔ آسٹر مشروم جسے جنگلی گوشت کے نام سے پہچانا جاتا ہے خشک مشروم میں 35 فی صد پروٹین ہوتی ہے جبکہ بکرے کے گوشت اور چکن میں تقریباً 20 فی صد کاربوہائیڈریٹ بہت قلیل مقدار میں ہوتا ہے۔

مشروم کے استعمال سے کولیسٹرول کی سطح کم ہو جاتی ہے عموماً دل کے امراض بلڈ پریشر، ذیابیطس اور موٹاپے کے امراض میں نہایت مفید ہوتی ہے۔

مشروم کا بیج:- مشرومز کا بیج عام روایتی پودوں کے بیج سے بالکل مختلف ہوتا ہے یہ پھپھوندی کی شکل میں ہوتا ہے جسے خاص قسم کے کیمیائی مادہ (Chemical Medium) میں مخصوص کیمیائی عوامل سے گزار کر ٹشو کلچر کے طریقہ سے لیبارٹری میں تیار کیا جاتا ہے۔ مشروم کے بیج کو سپان (Spawn) کہتے ہیں۔

مشروم کے کھیت: مشرومز کے کھیت بھی عام پودوں کے کھیت سے بالکل مختلف ہوتے ہیں مشروم کے کھیت عموماً گندم کے بھوسے- چاول کی پرالی روئی کے کچرے میں جپسم- پولٹری کھاد، چونا اور یوریا وغیرہ ملا کر مخصوص مدت میں خاص طریقوں سے گلا (Decompose) کر تیار کئے جاتے ہیں۔ کھیت کو پولی پراپلین (Poly Proplene) کے لفافوں میں بند کیا جاتا ہے اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے Autoclave آٹوکلیو کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ سپان کو پیکٹ کے اندر لگایا جاتا ہے اور پیکٹ میں ہی فصل کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس مخصوص قسم کے کھیت کو کمپوسٹ (Compost) کہتے ہیں۔

مشروم کی پیداوار:- جیساکہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ مشروم میں کلوروفل نامی سبز مادہ موجود نہیں ہوتا اس لئے اسے سورج کی روشنی میں نہیں رکھا جاتا بلکہ کمرے یا پولٹری شیڈ وغیرہ میں اگائے جاتے ہیں۔ گھریلو یا نیم تجارتی سطح پر مشروم اگانے کیلئے گھر کا کوئی فالتو کمرہ یا فالتو جگہ پر سرکنڈوں کی عارضی جھونپڑی بنا کر (اندرونی سطح پر رنگ دار پولی تھین لگا کر) بآسانی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مشروم کی زیادہ تر مشہور اقسام موسم سرما میں اگائی جاتی ہیں۔ مشروم ہاؤس کا اندرونی درجہ حرارت 15 سے 20 درجہ سینٹی گریڈ تک اور نمی کا تناسب 80 سے 90 فی صد رکھنے سے بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

کمرے کا رقبہ بڑھانے کی خاطر مشروم کے پیکٹوں کو اوپر نیچے شیلفوں (Shelves) میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ سے آپ ایک گھریلو کمرہ سے ایک ٹن تک پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔

مشروم کی ایک فصل تیار ہونے میں 35 سے 45 دن تک عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تجارتی سطح پر پولٹری شیڈ کی جالیوں کو پولی تھین سے بند کر کے مشروم ہاؤس بنائے جا سکتے ہیں۔

تجارتی اہمیت:- مشروم کو اگانا نہایت نفع بخش کاروبار ہے کاروبار شروع کرنے کے لئے قلیل سرمایہ درکار ہوتا ہے ایک ہزار روپے سے بھی معقول سطح کا کاروبار شروع ہو سکتا ہے۔ ایک دفعہ پیکٹ کمرہ کے اندر رکھ دیں تو پھر روزانہ صرف معمولی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے یعنی کبھی کبھی دن میں ایک یا دو مرتبہ سادہ پانی کا چھڑکاؤ وغیرہ تاکہ نمی برقرار رہے۔ بے روزگار نوجوانوں کے علاوہ خواتین اور بوڑھے افراد بھی بآسانی گھریلو ضرورت اور تجارتی سطح پر مشروم اگا سکتے ہیں۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

یادرفتگان

طاہر مبشر راولپنڈی

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ

زندگی فانی ہے۔ ہر ذی روح نے قدرت کے مقرر کردہ وقت پر اس فانی دنیا کا چاہتے اور نہ چاہتے ہوئے ساتھ چھوڑ جانا ہے اور ابدی نیند اختیار کرنا ہے۔ سب کو پتہ ہے کہ عزیزوں نے جانا ہے مگر عزیز ہستیوں کا صدمہ بہرحال ہوتا ہے۔ اور ہر رشتہ کے ساتھ قربت کے حوالے سے رنج و حزن زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ میرے پیارے نانا ابو محترم چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع گجرات 21۔ جون 1997ء کو ہمیں اپنی شفقتوں و محبتوں سے محروم کر کے خدا کے بلاوے پر اپنی اصل منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ چوہدری احمد دین رفیق حضرت بانی سلسلہ (سابق امیر ضلع گجرات) کی واحد اولاد تھے۔ جو بہت دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی تھی۔ میں نے آپ کو ہمیشہ نافع الناس اور بے ضرر وجود پایا۔ بے شمار بشری خوبیاں آپ کی ذات کے ساتھ منسلک تھیں۔ پر رعب شخصیت کے باوجود آپ کا سلوک میرے ساتھ پیار و محبت اور دوستانہ رنگ رکھتا تھا۔ جب بھی امتحانات کے لئے دعا کے لئے بتایا تو ہمیشہ جواب دیتے اور بڑے درد سے دعا بھی کرتے اور غیر اللہ پر بھروسہ قطعاً ناپسند تھا۔ میرے ساتھ ان کی گفتگو میں دوستانہ رنگ ہوتا۔ محبت و شفقت کی چاشنی ہوتی۔ کبھی کسی کو ضرر نہ پہنچاتے۔ خود تکلیف یا دقت برداشت کر لیتے اور شکوہ بھی نہ ظاہر کرتے۔ مگر اپنی خودداری ہمیشہ برقرار رکھتے۔ کسی پر بوجھ نہ بنتے یا مدد نہ لیتے۔ جماعتی کاموں کے علاوہ کبھی کسی عزیز کے ہاں رات قیام نہ کیا۔ آپ کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں حضرت امام ثالث کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ آپ اکثر ہوسٹل کے قیام اور جماعت کی اہم باتیں نہایت مناسب پیرائے میں مجھے بتاتے۔ آپ اپنے دور امارت میں ہر سال اکابرین شہر، وکلاء، افسران کو پارٹی کی صورت میں اپنے گھر مدعو کرتے جس کے مہمان گرامی اور مقرر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہوا کرتے تھے۔ آپ کو نہ صرف جماعت سے لگاؤ تھا بلکہ آپ کی انفرادی و خانگی زندگی احمدیت کا سچا نمونہ تھی۔ آپ کا پیشہ ورانہ کردار بہت بے غرض و بے لوث ہوا کرتا تھا۔ اکثر مقدمات مفت کر دیتے۔ قناعت پسند تھے۔ صاف گو طبیعت تھی۔ دیہاتوں میں عادات و اطوار کے اعتبار سے دو طبقے یعنی زمیندار اور غیر زراعت پیشہ ہوتے ہیں۔ میرے نانا ابو اپنے علاقے کے معروف زمیندار تھے۔ مگر آپ نے کبھی درجہ بندی نہیں کی۔ ہر امیر غریب کی جس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے بے دھڑک اس کو انصاف دلانے کی کوشش کی۔ حسب مراتب سب کا خیال رکھتے۔ تمام رشتہ داروں اور تعلق داروں سے مساوی سلوک کرتے۔ ہمیں دیکھ کر آپ کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھتا۔ انہیں ہماری آمد کا پتہ ہوتا تو ذرا سی تاخیر پر بے حد مضطرب ہو جاتے اور گھر کے بیرونی دروازے کے باہر کھڑے ہو کر مسلسل دعاؤں سے ہمارا انتظار کرتے اور بخیریت ملاقات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ آپ بہت اصول پرست اور نفاست پسند تھے اصول کے سلسلے میں غیروں عزیزوں سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ کی طبیعت بظاہر خشک نظر آتی تھی مگر اولاد در اولاد کے پیار میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہمیں بہت چاہت و محبت دی۔ اپنی زندگی کے مختلف ادوار کا اکثر تذکرہ میرے ساتھ کرتے۔ آپ کی آواز میں میرے اور میری بہنوں کے لئے ایک ولولہ، احساس اور جذبہ تھا ہمیں اس پر محبت آواز کا احساس تو ہے مگر وہ پر شفقت وجود اب ہمارے درمیان نہیں۔ آپ ایک ذکی الذہن، نکتہ رس قانون دان اور بہترین مقرر تھے۔ نیک فطرت، صلح پسند شخصیت کے مالک تھے۔ بے مقصد گفتگو سے پرہیز کرتے۔ اردو، پنجابی کی کہاوتوں کے ذریعے ہمیں زمانے کی اونچ، نیچ سے آگاہ کرتے۔ آپ فروری 97ء میں بیمار ہوئے تو مجھے چند راتیں ان کی تیمارداری کے سلسلے میں ہسپتال میں گزارنی پڑیں۔ بیماری صبر و تحمل کے ساتھ گزاری۔ پھر وفات سے ایک روز قبل بغرض علاج راولپنڈی آئے تو ڈاکٹر کی خصوصی اجازت سے میں آخری رات آئی سی۔ یو میں ان کے ساتھ رہا۔ بہرحال ان کی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور ہماری دنیاوی کوشش اور ڈاکٹروں کی بھاگ دوڑ کے باوجود تقدیر غالب آئی اور 21۔ جون کو بوقت مغرب انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور ہم ان کی بے پناہ دعاؤں، شفقتوں اور محبتوں سے تہی دامن ہو گئے۔ ہم اپنے نانا ابو سے اور گجرات کی جماعت ایک نیک و بزرگ شخصیت سے محروم ہو گئی۔ تعزیت کے لئے آنے والے ہر فرد نے ان کے کردار کی تعریف ہی کی۔ اور ان کی نیکیوں کا ہی ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کے سامان کرے اور بلندی درجات سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

OOO

واقفین نو کی نگہداشت اور پرورش آئندہ صدی کے احمدیوں پر ایک عظیم احسان ہے

○ اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 89-2-17)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

راجیو گاندھی کی ہلاکت کا قضیہ

بھارت کے انتخابات کی وجہ یعنی سابق پارلیمنٹ کے توڑے جانے کی وجہ راجیو گاندھی کی ہلاکت میں ایک حکومتی پارٹی کا ملوث ہونا تھا۔ راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی نے مطالبہ کیا کہ اس پارٹی کو یونائیٹڈ فرنٹ حکومت سے نکال دے ورنہ کانگریس اپنا تعاون واپس لے لے گی۔ یونائیٹڈ فرنٹ نے متعلقہ پارٹی کو حکومت سے نہ نکالا لہٰذا کانگرس نے حکومت کی حمایت واپس لے لی نتیجہ یہ ہوا کہ اب دو سال سے کم عرصے میں دوبارہ انتخابات ہو رہے ہے۔

راجیو گاندھی کی ہلاکت کا مسئلہ صرف پارلیمنٹ ٹوٹنے تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس وقت بھی ہندوستان کے اہم مسائل میں سر فہرست یہی مسئلہ ہے۔

بھارت کے سابق وزیر اعظم وی پی سنگھ نے اپنی وزارت کے دور میں اپوزیشن لیڈر راجیو گاندھی کی حفاظت کے لئے کئے گئے انتظامات میں غفلت کرنے کے الزامات کا انکار کر دیا ہے۔ ہوم ٹی وی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی بھی راجیو گاندھی کے لئے کئے گئے حفاظتی انتظامات کو ختم کرنے کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ انہوں نے راجیو گاندھی کے قتل کی تحقیقات کرنے والے جین کیشن کو کم ظرف' تنگ نظر اور بیمار ذہنیت کا شکار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیکیورٹی کے انتظامات میں جو بھی تبدیلیاں کی گئیں اس کا مشورہ انٹیلی جنس بیورو اور دیگر سپیشل پروٹیکشن گروپس نے کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قتل کی فوری وجہ بم تھا جو کانگرس کے کارکن نے اپنے ہاتھ سے چلایا تھا۔ اس موقع پر 12 پولیس والوں کی لاشیں سخت حفاظتی انتظامات کا ثبوت ہیں۔ اس کے ساتھ کانگرس کے کارکنوں کی لاشیں یہ بتا رہی ہیں کہ یہ سب کچھ کانگرس کا کیا دھرا ہے۔ اس طرح سے وی پی سنگھ نے کانگرس کو راجیو گاندھی کے قتل کا ذمہ دار قرار دے دیا ہے۔

دوسری طرف کانگرس کے صدر سیتا رام کیسری نے راشٹریہ سیوک سنگھ کو راجیو گاندھی کا قاتل قرار دیا ہے۔ ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی ہندو انتہا پسند جماعت راشٹریہ سیوک سنگھ کی شاخ ہے۔

کانگرس کے صدر نے کہا کہ ان کی جماعت انتخابات لڑنے کے لئے کسی سہارے کی تلاش میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بی جے پی کا مقابلہ کسی سیاسی گٹھ جوڑ کے بغیر بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ بی جے پی کی حمایت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایک ڈوبتی ہوئی کشتی ہے انہوں نے بی جے پی کے جنوبی بھارت میں جے للیتا کی پارٹی آل انڈیا ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ جے للیتا 31 کروڑ کے فراڈ کیس میں ملوث ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کانگرس لوک سبھا میں 20 فیصد نشستیں نوجوانوں کے دے گی۔

○○○

طالبان کی احمد شاہ گروپ کو مذاکرات کی پیشکش

افغانستان میں جنگ ٹھنڈی پڑ گئی معلوم ہوتی ہے۔ اب متحارب فریق یا تو لڑ لڑ کر تھک چکے ہیں اور یا یہ کہ نئی جنگ سے پہلے وقت حاصل کرنا اور تیاری کرنا چاہتے ہیں۔ 90-1989 کے بعد سے اب 7 سال ہونے کو آئے ہیں روسیوں کے مقابلہ کرنے کے لئے جو تنظیمیں اور فوجیں منظم کی گئی تھیں وہ آپس میں لڑ لڑ کر ملک کا حال خراب کر چکی ہیں۔ اور ہر سال دو سال کے بعد یا تو جنگ نئے سرے سے بھڑک اٹھتی ہے اور یا مذاکرات اور بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔ عموماً بات چیت کا وقفہ دراصل نئی جنگ کی تیاری کا وقفہ ہوتا ہے۔

بہرحال تازہ خبر یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان انتظامیہ نے جنگ سے متاثرہ ملک کے شمالی حصوں پر قابض احمد شاہ مسعود کی قیادت والے گروپ کے ساتھ امن مذاکرات کرنے کی غیر مشروط پیشکش کی ہے۔ طالبان کے سربراہ ملا محمد عمر احمد شاہ مسعود کو مذاکرات کی پیشکش کے بعد اب جواب کے منتظر ہیں۔

مذاکرات کی یہ پیشکش ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکی وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسران کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ افغانستان کے معاملے اور ایران کے ساتھ مجوزہ بات چیت پر تبادلہ خیال کے لئے ماسکو جانے والے ہیں۔ افسران نے بتایا ہے کہ مجوزہ امن مذاکرات کے وقت اور مقام کا تعین ابھی نہیں کیا گیا۔ لیکن کہا جا رہا ہے کہ افغانستان ہی اس کے لئے بہترین مقام ہوگا۔

○○○

ایرانی صدر کا امریکی عوام سے خطاب

ایران اور امریکہ کے درمیان تعلقات کی بہتری کی علامات پیدا ہو رہی ہیں۔ دونوں ملکوں کی طرف سے بات چیت پر آمادگی ظاہر کی جا چکی ہے۔ مگر ابھی تک باضابطہ تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ امریکہ اور ایران میں تعلقات معمول پر آ جائیں تو جنوب مغربی ایشیا کے علاقوں میں امن و استحکام کو لاحق خطرات دور ہو سکتے ہیں اور بہت سے علاقائی تنازعات کے ساتھ ساتھ عالمی تنازعات بھی طے ہو سکتے ہیں۔

اب خبر ملی ہے کہ ایران کے لبرل صدر محمد خاتمی نئے سال کے موقع پر امریکہ کے شہریوں کے لئے ایک نشری تقریر کریں گے۔ یہ خبر ایران کے سرکاری اداروں نے بتائی ہے۔ صدر خاتمی کی اس کوشش کو ایران امریکہ تعلقات بہتر بنانے کی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکہ کے ساتھ ایران کے تعلقات بہتر بنانے میں پہل کا کریڈٹ بھی صدر خاتمی کو ہی جاتا ہے۔ کیونکہ امریکہ کے موجودہ اور سابق صدر اس بارے میں کوئی پیش رفت کرنے کو تیار نہ تھے۔ صدر ریگن کا آٹھ سال کا عرصہ صدر بش کے 4 سال اور پھر موجودہ صدر کے 5-6 سال کا عرصہ اس سلسلے میں کسی بھی مثبت پیش رفت سے خالی رہا ہے۔ صدر خاتمی کی آمد کے ساتھ ہی بات چیت اور تعلقات میں بہتری کی باتیں شروع ہو چکی ہیں۔

○○○

آپ کا خط ملا

مکرمہ والدہ مبشر احمد صاحب کراچی سے لکھتی ہیں۔

برادرم نسیم سیفی صاحب ادام ظلکم (سلام)

محترمہ بہن سکینہ سیفی صاحبہ کی وفات پر آپ کے نام خط لکھ چکی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔ اور آپ سب کو صبر عطا فرمائے۔ الفضل میں ان کی یاد میں بہت ہی اچھی یادیں اور سبق آموز باتیں پڑھتی ہوں۔ وہ بہت ساری خوبیوں کی مالک تھیں۔ افسوس ہے کہ میری ذاتی طور پر ان سے ملاقات نہ تھی۔ برادر محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے افسوس کے لئے وہ تشریف لائیں۔ میں اس وقت اس کمرہ میں نہ تھی۔ وہ محترمہ بھابی حفیظ سے باتیں کر رہی تھیں۔ تو میں کمرہ میں آئی اور بھابی جان نے انہیں بتایا کہ یہ ڈاکٹر صاحب کی بہن ہیں۔ تو میرا تعارف ہوا۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے تو یہ فقرہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ جو نسیم صاحب نے لکھا تھا کہ "سکینہ پراٹھے پکائیں اور سیفی کھائے" اس بات پر ہلکی سی مسکراہٹ سے انہوں نے چند باتیں کیں۔ کراچی آتیں تو کئی بار فون کرنے پر عزیزہ امتہ الحکیم نے بتایا کہ وہ اپنی بیٹی کے ہاں ہیں۔ ملاقات نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ آنے والی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔

ایک بات جو میں کئی دنوں سے لکھنا چاہ رہی ہوں یہ عنوان "اچھی مائیں" بہت اچھی تحریک ہے اور اس سے بہت ساری ماؤں کے وصف اور بہترین زندگیاں قابل تعریف ہوتی ہیں۔ اور ہم سب کے لئے بہترین سبق دینے والی ہیں۔

لیکن کیا اچھی مائیں کی بجائے "میری ماں" زیادہ موزوں نہ ہوگا؟

ماں تو ہر فرد کی اچھی ہوتی ہے۔ کبھی بھی کوئی بچہ اپنی ماں کو اچھی ماں کہنے سے گریز نہ کرے گا۔ قدرت نے ماں کا وجود ہی ایسا بنایا ہے ماں تے ٹھنڈی چھاں۔ گو کہ باپ بھی بہت پر شفقت وجود ہوتا ہے۔ لیکن ماں کے ساتھ بچہ کی خاص انسیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کو اولاد کے لئے سایہ بخشا ہے۔

مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل (سلام)

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ گزشتہ دنوں الفضل کے پہلے صفحہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے حالات زندگی شائع ہوئے۔ مضمون کے شروع میں ہی حضرت میاں صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کا دوسرا پوتا لکھا گیا ہے۔ حالانکہ آپ کا نمبر چوتھا بنتا ہے۔ (۱) پہلے پوتے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (۲) دوسرے پوتے حضرت مرزا نصیر احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت الثانی (۳) تیسرے پوتے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث تھے (۴) اور چوتھے حضرت مرزا منصور احمد صاحب بنتے ہیں۔ لہٰذا ان کے متعلق غور کر کے تصحیح کرا دی جائے۔ شکریہ۔

○ مکرم نذر محمد نذیر صاحب گولیکی ربوہ سے لکھتے ہیں۔

پیارے سیفی صاحب (سلام)

اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی اچھی صحت دے کہ آپ اس طرح خدمت کرتے چلے جائیں۔

الفضل میں پوسٹل انٹرویو کا سلسلہ اتنا زبردست تاریخی مواد کی حفاظت کا ذریعہ ہے کہ قابل بیان نہیں۔ وفات کے بعد اتنے تفصیلی حالات بعض دفعہ ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتے۔ اور اخفاء میں رہ جاتے ہیں لیکن اپنی زندگی میں خدمات کی تفصیل بلا شبہ اغلاط سے پاک اور شک و شبہ سے بالکل باہر ہوتی ہے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا اور اب مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا انٹرویو پڑھ الفضل کے قارئین اپنی گذشتہ تاریخ میں اپنے مربیان کی قربانیوں کو دیکھ کر یقیناً فائدہ اٹھائیں گے۔ اور نئی نسل کے مربیان کو اندازہ ہو جائے گا کہ کس طرح اور کتنا مشکل کام یہ لوگ کرتے تھے۔

مضامین اور عناوین کا انتخاب آپ کی صحافت کی اعلیٰ فراست کا ثبوت ہے بہت لطف آتا ہے۔ نئے نئے مضامین اور عناوین کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

○○○

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ زبیدہ خان صاحبہ زوجہ مکرم قریشی صادق احمد صاحب 77/B نیو چوبرجی پارک لاہور۔ نے 67-12-6 کو ربوہ سے وصیت کی تھی۔ 1985ء کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ جس کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو براہ کرم سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

○ سہ ماہی اول میں خدام کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کیلئے عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مقرر کیا گیا۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15- جنوری 1998ء ہے۔

قائدین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ثناء اللہ شبلی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ اور وہ خود بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری ظفر ممتاز صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے دل کا اپریشن مورخہ 97-12-29 کو اسلام آباد میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیاب اپریشن اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب 38/1 دارالفضل ربوہ مورخہ 97-12-20 بقضائے الٰہی ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ آپ محلہ دارالفضل کی لجنہ اماء اللہ کی سابق صدر تھیں۔ آپ مکرم میاں کریم بخش باورچی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور آغا عبدالرحیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی بیٹی تھیں۔

آپ کا جنازہ 97-12-21 بعد عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری امام دین صاحب ولد چوہدری نور محمد صاحب عرف نورہ' آف جماعت احمدیہ بھابڑہ مورخہ 7- دسمبر 1997ء بعمر 85 سال اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اسی روز جنازہ مکرم مولوی اللہ دتا صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید نے پڑھایا تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ موصوف مکرم محمد صادق آفتاب صاحب معلم وقف جدید کے والد محترم تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا بشیر احمد صاحب ولد مکرم رانا غلام رسول صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 22- دسمبر 1997ء کو بقضائے الٰہی بعمر قریباً 60 سال وفات پا گئے۔ بیت المہدی میں 23- دسمبر کو جنازہ مکرم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ مکرم عبدالسمیع احمد صاحب ابن مکرم گروپ کیپٹن ریٹائرڈ شیخ عبدالحئی صاحب ساکن 122 خیابان بدر ڈیفنس فیز نمبر 5 کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 17/5 دارالصدر غربی ربوہ برقبہ دو کنال میری ہمشیرہ محترمہ صفیہ احمد صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مجھے اور دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم شیخ عبدالسمیع صاحب (پسر)
2- مکرم شیخ عبدالبصیر صاحب (پسر)
3- محترمہ رضیہ روکریا صاحب (دختر)
4- محترمہ صفیہ احمد صاحبہ (دختر)
5- محترمہ طیبہ اسلام صاحبہ (دختر)
6- محترمہ روحی تقیہ چوہدری صاحبہ (دختر)
7- محترمہ انیسہ نعیم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ

○ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) نے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم ماسٹرز یا چار سالہ بیچلر ڈگری ہونا لازمی ہے۔ داخلہ کی بنیادی شرائط میں GRE کا امتحان دیا ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 4- فروری 98ء سے دستیاب ہوں گے۔ مزید معلومات کے لئے ادارہ سے رجوع کریں۔

○ سندھ یونیورسٹی جامشورو نے مختلف آرٹس و سائنس پروگرام میں ایم فل میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس دو سالہ پروگرام میں داخلہ کے لئے فارم وغیرہ 150 روپے کے عوض حبیب بینک جامشورو یا کیمپس برانچ سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5- جنوری 98ء ہے۔ داخلہ سے قبل انٹرویو / ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)
12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)
1-00 (دن) شعری نشست۔
4-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے
6-00 (شام) خطبہ
7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات
8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے۔
12-00 (دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) میڈیکل میٹرز
8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔
1-00 (دن) مجلس عرفان
8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی
4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام۔
1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔
4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس
11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز
10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔
11-30 (دن) یسرنا (-)۔
1-00 (دن) ہماری کائنات۔
4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)
11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔
11-30 (دن) یسرنا (-)
12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔
4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔
4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :- روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆○☆○☆○☆

ضرورت انسپکٹران

○ تحریک جدید کے شعبہ مال کے لئے چند انسپکٹران کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے۔ دینی معلومات کے ساتھ تقریر کرنے کی صلاحیت رکھنے والے مخلص اپنی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ انسپکٹر کے لئے کم از کم قابلیت میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ (مطلوبہ درخواستیں 31- دسمبر 97ء تک مل جانی چاہئیں)

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

ہے کہ بات ہی کیا ہے میں خدا کے رستہ میں مر بھی جاؤں تو کیا ہے۔

تو ہر ایک (صاحب ایمان) کو یہ باتیں ذہن نشین کرنی ضروری ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نہ ہوں کامیابی نہیں حاصل ہو سکتی۔ پس تم لوگ ان کو یاد رکھو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرو کہ اس میں یہ پائی جاتی ہیں۔ یا نہیں کوئی شخص جو صرف چندہ دیتا ہے اور علم حاصل کر کے (دعوت الی اللہ) نہیں کرتا۔ وہ فاتحین میں سے نہیں ہے یا علم تو حاصل کرتا ہے' لیکن اس کے پھیلانے کے ذریعہ پر عمل نہیں کرتا وہ بھی فاتحین میں سے نہیں ہے یا جو علم کے پھیلانے کے ذریعہ کو تو مہیا کرتا ہے۔ لیکن اپنے وقت کی قربانی نہیں کرتا۔ وہ بھی فاتحین میں شامل نہیں ہے۔ ہاں جس میں یہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں کہ علم حاصل کرے اس کے آگے پہنچانے کا سامان بہم پہنچائے۔ وقت کی قربانی کرے۔ اس پر جو ابتلاء آئیں ان میں ثابت قدم رہے۔ وہ فاتحین میں شامل ہو گا۔ پس آپ لوگ یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور جن کے ذمہ اتنا بڑا کام ہو۔ ان کو بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ ان عقائد پر قائم رہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح اور درست ہیں۔ اور ان ذرائع پر عمل کرنے کی توفیق بخشے جو کامیابی کے لئے مقرر ہیں۔"

(از خطبہ 14 فروری 1919ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 26- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 11 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اجمل میاں کی صدارت میں فل کورٹ اجلاس میں سپریم کورٹ رولز تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پانچ ججوں کی سفارشات کے بعد مناسب تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ قواعد بدلنے سے آئندہ اس قسم کے حالات پیدا نہیں ہو سکیں گے۔ عدلیہ کی آزادی اور تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔ نئے چیف جسٹس اجمل میاں کی صدارت میں یہ پہلا فل کورٹ اجلاس تھا۔ 15 ججوں نے شرکت کی۔ جسٹس سجاد علی شاہ اور جسٹس جونیجو غیر حاضر رہے۔

○ پنجاب بار کونسل کے وائس چیئرمین حافظ عبدالرحمان انصاری ایڈووکیٹ نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو ان سے عہدے سے معزول کئے جانے کے خلاف احتجاجاً اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ قومی المیہ ہے جس کی وجہ سے بار اور بنچ میں سیاسی تفریق' نفاق اور تفاوت ہے۔ اگر بار اٹھ کھڑی ہوتی تو یہ المیہ وقوع پذیر نہ ہوتا۔ سپریم کورٹ کے ججوں نے چیف جسٹس کو عہدے سے ہٹا کر نئی تاریخ رقم کی۔ وزیر اعظم نے ادارے کی تباہی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

○ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم' مسٹر جسٹس فقیر کھوکھر اور مسٹر جسٹس نجم الحسن کاظمی پر مشتمل فل بنچ نے سینیئر جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے کاغذات نامزدگی برائے صدارت مسترد کئے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت 29 دسمبر تک ملتوی کرتے ہوئے عبوری حکم امتناعی میں توسیع کر دی ہے اور کہا ہے کہ تارڑ کیس چونکہ عالمی حیثیت اختیار کر گیا ہے اس لئے اس پر جو چاہے فریق بن سکتا ہے اس کا موقف سنا جائے گا۔ ہم اس کیس کو پبلک کر رہے ہیں۔ تمام افراد کا موقف سننے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

○ جھنگ سے پندرہ بیس کلومیٹر دور ریلوے سٹیشن سرگانہ پر دو ٹرینوں کے تصادم میں قریباً تین درجن افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے ہیں۔ بعض زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ روہی ایکسپریس رستم سرگانہ ریلوے سٹیشن پر پسنجر ٹرین سے دھماکہ سے ٹکرا گئی پسنجر ٹرین ایک میل تک گھسٹتی چلی گئی۔ سمہ سٹہ سے راولپنڈی جانے والی روہی ایکسپریس کی دو اور پسنجر ٹرین کی کئی بوگیاں تباہ ہو گئیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف آمریت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شوکت خانم میموریل ہسپتال کے لئے سالانہ چندہ کی مہم کے سلسلے میں دوبئی میں قیام کے دوران عمران خان نے کہا کہ بے نظیر کے وکیل کو 20 لاکھ ڈالر دے کر معلومات حاصل کی گئیں۔ تمام معلومات حاصل کرنے کے باوجود بے نظیر کو جیل کیوں نہیں بھیجا جا رہا۔ تمام تر عدالتی بحران کی ذمہ داری نواز شریف پر عائد ہوتی ہے۔ اباجی اینڈ سنز پارٹی ملک میں آمریت قائم کر رہی ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کرپشن ہے۔

○ سپریم کورٹ کی طرف سے چیف جسٹس سید سجاد کی تنزلی کے فیصلہ پر سیاست دانوں اور آئینی ماہرین نے مختلف رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ معروف قانون دان ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ جسٹس سجاد علی شاہ کو فارغ کرنے سے بحران کا خاتمہ ممکن دکھائی دے گا۔ تحریک انصاف کے ترجمان نے کہا ہے کہ سید سجاد علی شاہ کو بطور چیف جسٹس آف پاکستان ریٹائر ہونے کا موقع دیا جاتا تو بہتر تھا۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کی اس طرح ڈی نوٹیفکیشن نواز شریف کے سیاہ کارناموں میں شمار ہوگی۔ ملک اتفاق ڈکٹیٹر شپ میں آگیا ہے۔ بار کونسل اور ہیومن رائٹس کے چیئرمین رانا اعجاز ایڈووکیٹ نے کہا کہ عدلیہ کا یہ فیصلہ جلدی میں دیا گیا ہے۔ جو عدالتی روایات کے منافی ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ غیر آئینی ہے۔

○ شب آف پاکستان اور اقلیتی امور کے سابق وزیر مملکت ڈاکٹر روفن جولیس ایم۔این۔اے نے کہا ہے کہ توہین رسالت کا قانون آج بھی مسیحی قوم کے سر پر لٹکتی تلوار ہے۔ اس میں مناسب ترمیم کی جائے۔ اہم اداروں میں مسیحی ملازمین کی تعداد کم ہونے سے قباحتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ بے گھر مسیحی افراد کو مالکانہ حقوق اور سینٹ میں پانچ نشستیں مخصوص کی جائیں۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی قائد مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ مسلم لیگیوں کے نظام حکومت سے قائد اعظم کی روح کانپ گئی ہوگی نواز شریف نے عدلیہ کی عزت تار تار کر دی۔ سیاسی نظام انتہائی گندہ ہو چکا ہے۔ سپریم کورٹ کے تمام جج احتجاجاً مستعفی ہو جائیں۔

○ تحریک منہاج القرآن کے سربراہ علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ حکمران یہودیوں کے غلام بن چکے ہیں۔ عوام ملک بچانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ تعلیمی نظام تباہ ہو چکا ہے۔ انصاف نام کی کوئی چیز نہیں۔ بے روزگاری اور کرپشن عروج پر ہے۔ بادشاہت قائم کرنے کے لئے پارلیمنٹ کو ربڑ سٹمپ بنا دیا گیا ہے۔ ممبران پارلیمنٹ اندھے' گونگے اور بہرے ہو چکے ہیں۔ نوجوان فسطائیت کی راہ میں دیوار بن جائیں۔ مصطفوی انقلاب برپا ہو کر رہے گا۔

○ گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان ڈاکٹر محمد یعقوب نے کہا ہے کہ ایک دو روپے کے نوٹ ختم کر کے سکے جاری کریں گے۔ ارکان اسمبلی نے غریب کسانوں کے قرضے ہڑپ کر کے حکومت کا خواب پورا نہیں ہونے دیا۔ آئندہ دو ماہ میں روپے کی قیمت کم نہ ہوگی اور نہ ہی قرضے ہڑپ کرنے والے بچ سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ روپے کی قیمت میں کمی کا اعلان ڈالر کا کاروبار کرنے والے بددیانت لوگ کرتے ہیں۔ کوئی شیڈول بینک مقررہ شرح سے زائد چارجز وصول کرے گا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔

○ حکومت نے وحدت کالونی لاہور کے مسائل اور ان کے حل کا جائزہ لینے کے لئے ایک نئی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ سرکاری ملازمین کو رہائش کی سہولت مہیا کرنے کے لئے وحدت کالونی میں 1789 کوارٹر تعمیر کئے گئے تھے ان میں 1069 کوارٹر بوسیدہ حالت میں ہیں۔ ان کوارٹروں کے الاٹیوں کو یہ کوارٹر مالکانہ حقوق کی بنیاد پر الاٹ نہیں کئے جائیں گے۔

○ پورے ملک میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کا یوم ولادت پورے جوش و خروش سے منایا گیا۔ ملک کے تمام شہروں میں خصوصی تقریبات منعقد ہوئیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے خصوصی پروگرام نشر کئے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قائد اعظم کی خواہشات کے مطابق تعمیر پاکستان میں کامیاب ہوں گے۔

○ صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر مذہبی امور نے کرسمس کے موقع پر پیغامات بھیجے ہیں اور اخبارات نے بھی مسیحی بھائیوں کو کرسمس کی خوشیوں کی مبارکباد دی ہے۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق پولیو کے شکار بچوں میں سے ہر پانچواں بچہ پاکستانی ہے۔ خطے کے 75 فیصد کیسز کا تعلق پاکستان سے ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی معزولی ماورائے آئین ہے۔ سپریم کورٹ کو آئینی ترمیم کا اختیار نہیں ہے۔ موجودہ حکومت پیپلز پارٹی سے بھی بدتر ہے۔

○ ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی کے قریب بلوچستان کے علاقے حب میں ان کے 160 بستروں پر مشتمل ہسپتال پر ایک مذہبی تنظیم کے لوگوں نے قبضہ کر لیا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد مولانا فضل الرحمان وہاں پہنچے تو مجھے بے دین کہتے ہوئے میرے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ فاؤنڈیشن کا ایک مکان بیچنے کے بعد ایک اور مکان بیچنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ملتان میں میری بیوی کے نام پر کسی اور نے سفر کرنے کی کوشش کی حالانکہ وہ اپنی بیوی کا فضائی ٹکٹ منسوخ کرا چکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان کے خلاف سازشیں بند نہ ہوئیں تو وہ ملک چھوڑ جائیں گے۔

○ اسلام آباد پشاور موٹروے کی تاخیر میں پاکستان ترک کمپنی کو 10 ملین ڈالر ہرجانہ ادا کرے گا۔ پچھلے دور حکومت میں منصوبے کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا۔ ترک کمپنی نے 163 ملین ڈالر ہرجانہ طلب کیا تھا۔

○ سرکاری ارکان پنجاب اسمبلی کی اکثریت نے بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مردم شماری سے قبل انتخابات کا اعلان کیوں کیا گیا۔ یہ لڑائی جھگڑوں کا باعث بنیں گے۔ دیہات میں موجود بلدیاتی سسٹم بالکل ناکام ہو چکا ہے وزیر اعلیٰ نے یہ معاملہ وفاقی کابینہ میں اٹھانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور سفارشات پیش کرنے کے لئے کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

○ نواب اکبر بگتی کے مخالف 1600 قبائلیوں کو ڈیرہ غازی خان سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:
میاں عبدالمنان ناصر دکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

آسامیاں خالی ہیں
۱۔ لیبر سیکشن
۲۔ کمپیوٹر سیکشن
مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

ربوہ میں سب سے بڑا اور معیاری **ہومیوپیتھک ادویات** کا ادارہ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی ڈاکٹر راجہ ہومیو (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ
771 213156
فیکس: 212299